Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۸ وفا ۱۳۵۴ھش ۸ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۵۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیک فطرت رکھنے والا انسان خدا تعالیٰ میں ہی اپنی راحت اور اطمینان پاتا ہے

رُوحانی زندگی کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے

"شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول امل ریا اور تکبّر کی طرف بلاتا ہے... اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ صبر، محویّت، فنا فی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوتیں ہیں۔ انسان اِن دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرتِ رشید سعادت اور سلامت روی کے مادّہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خدا ہی میں اپنی راحت، تسلّی اور اطمینان کو پاتا ہے۔

مگر ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جائیں وہ معتبر نہیں ہو سکتی... اسی طرح پر ایمان کے بھی نشانات ہیں... جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدّس، کبریائی، قُدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا حقیقی مفہوم اس میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ... شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ رُوحانی زندگی ہوتی ہے یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۸ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

آج طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ تمام احمدی بہنیں اور بھائی میری صحت کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اور عزیزم نواب محمد احمد خاں صاحب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں وہ تاحال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین

خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب مرحوم) کئی دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ

خاکسار عبدالمنان خاں۔ ربوہ

زعماء و ناظمینِ کرام انصاراللہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ چندہ مجلس وصول فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

سیرالیون کی "سپریم اسلامک کونسل" کے سربراہ کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر اسلامی خدمات کا اعتراف

گزشتہ سال حکومتِ سیرالیون کی سرپرستی میں مختلف اسلامی فرقوں اور تنظیموں کے ایک اعلیٰ مرکزی ادارہ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ ادارہ "سپریم اسلامک کونسل" کے نام سے موسوم ہے اور اس کے سربراہ سیرالیون کے معروف راہنما آنریبل جانح (JANNEH) ہیں۔ آپ گزشتہ سال کے اوائل میں مسلم سربراہوں کی کانفرنس کے موقع پر پاکستان تشریف لائے تھے۔

امسال مارچ کے اوائل میں سیرالیون کی سپریم اسلامک کونسل کے نمائندے جناب عبداللہ مدنی نے جماعتِ احمدیہ سیرالیون کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے احمدیہ مشن کے ساتھ اپنے ۳۷ سالہ پرانے دوستانہ تعلقات کا ذکر فرمایا اور جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کیا۔ نیز انہوں نے سپریم اسلامک کونسل کی مجلس منتظمہ اور اس کے سربراہ آنریبل جانح کی طرف سے ان شاندار اسلامی خدمات پر احمدیہ مشن سیرالیون کو مبارکباد پیش کی۔

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۸ وفا ۱۳۵۴ھش
۸ جولائی ۱۹۷۵ء

انسانی شرف کا اصل مدار علیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اُس کے اس خداداد شرف کا ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک خاص استعداد اور ملکہ عطاء کیا ہے جس سے وہ نور اور ظلمت میں، ہدایت اور ضلالت میں، مُردہ اور زندہ میں، کھرے اور کھوٹے میں، نفع اور نقصان میں تمیز کرتا ہے، نقصان سے بچتا اور نفع کی طرف لپکتا ہے۔ یہ استعداد اور ملکہ اس نے دوسری مخلوق کو عطاء نہیں کیا۔ اسی استعداد یا ملکہ کا نام ہے عقل۔ تمام جانور، چرند پرند، کیڑے مکوڑے الغرض انسان کے سوا کُل حیوانات اِس ملکہ سے عاری ہیں۔ ان کے تمام افعال اور جملہ حرکات و سکنات عقل کے ماتحت نہیں بلکہ جبلتوں کے ماتحت ان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اِن میں اُن کے اپنے اختیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ انہیں خدا نے جیسا بنایا ہے وہ ویسا ہی کرنے اور کرتے چلے جانے کے پابند ہیں۔ چونکہ اپنی خلقت کے لحاظ سے وہ مجبور و معذور ہیں اِس لئے وہ کسی جوابدہی کے مکلّف نہیں۔ برخلاف اس کے انسان کو عقل کا جوہر عطاء کیا گیا ہے جس سے وہ کھرے اور کھوٹے نیز نفع و نقصان میں تمیز کرتا اور اپنی سمجھ اور اپنے فیصلہ کے مطابق نفع یا نقصان کی راہ اختیار کرتا ہے اس لئے اِس اختیار کی بناء پر اسے اُس کے جملہ افعال و اعمال اور حرکات و سکنات کا ذمہ دار اور جوابدہ ٹھہرایا گیا ہے۔

ہر چند کہ انسان کی وہ استعداد یا ملکہ جسے عقل کہتے ہیں انسان کیلئے جملہ دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں ایک گونا شرف کا موجب ہے لیکن بسا اوقات انسان اپنی اِس استعداد سے کام لینے میں خارجی اثرات یا شیطانی تصرفات کے ماتحت غلطی کر جاتا ہے اور غلط راہ پر پڑ کر اسفل السافلین میں جا شامل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اُس کی عقل پر ایسا پردہ پڑتا ہے کہ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھنے کے قابل نہیں رہتا، کان رکھنے کے باوجود سماعت کے وصف سے عاری ہو بیٹھتا ہے اور اسی طرح دل دماغ رکھنے کے باوجود سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ وہ دیکھ سُن اور سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ دیکھنے، سُننے اور سمجھنے کے باوجود وہ کچھ نہیں دیکھتا سُنتا اور سمجھتا جو عقل کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں اُسے دیکھنا سُننا اور سمجھنا چاہیئے۔ اِس طرح عقل کے غلط استعمال کی وجہ سے وہ جانور بلکہ جانوروں سے بھی بدتر بن جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے دُوسری مخلوقات کے بالمقابل اسے جو شرف عطاء کیا تھا اُس کا استحقاق وہ گنوا بیٹھتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے مُورکھوں اور عقل کے اندھوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ:- اُن کے دِل تو ہیں مگر وہ ان کے ذریعہ سے سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور اُن کے کان تو ہیں مگر انکے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ وہ (در اصل) بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

پس عقل انسان کے لئے باعثِ شرف تو ہے لیکن اُسے جملہ مخلوقات پر جو شرف اور بزرگی عطاء کی گئی ہے عقل اُس کے صرف ایک پہلو کی آئینہ دار ہے اور یہ پہلو بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت کمتر، کمزور اور حقیر واقع ہوا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی شرف کا انحصار صرف عقل پر ہی نہیں رکھا ہے بلکہ اس کا انحصار ایک اور اعلیٰ و ارفع استعداد پر رکھا ہے اور یہ استعداد مجاہدہ اور کوشش اور فیضانِ الٰہی کے نتیجہ میں انسان کے اندر جلاء پاکر اور حسبِ استعداد اپنے کمال کو پہنچ کر اُس کے اصل اور حقیقی شرف کو آشکار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ یہ خاص استعداد وہ ہے جو اسے الہامِ الٰہی کا مورد بنا کر اس کا اشرف المخلوقات ہونا ثابت کر دکھاتی ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرتا ہے یعنی اپنے نفس پر فنا وارد کر کے ایک نئی بقاء اُس سے حاصل کرتا اور لقاء کا مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت آیت ۷۰) کے تحت اُسے اپنا قرب عطا کرتا اور اس کے ثبوت کے طور پر اس کی دُعائیں قبول کرتا، بشارتوں سے نوازتا اور اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اسے عطاء کرتا ہے۔ یہ خصوصی شرف ہی انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا حقیقی طور پر آئینہ دار ہوتا ہے۔ عقل انسان کو ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے میں ممد تو ثابت ہوتی ہے لیکن اگر اُسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے تو بجائے ہدایت کے ٹھوکر کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ برخلاف اِس کے یہ الہامِ الٰہی ہی ہوتا ہے جو انسان کو ہر قسم کے شکوک و شبہات کی دلدل سے نکال کر یقین کی پختہ چٹان پر پہنچاتا اور اسے صحیح معنوں میں فائز المرام کرتا ہے۔ الہام ہی کے نتیجہ میں عقل کے لئے صحیح راہِ عمل متعین ہو کر اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بناتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ایک ایسے زمانہ میں کہ جب دُنیا الہامِ الٰہی کی راہ کو مسدود کر کے اور اُس سے رُوگردان ہو کر محض عقل پر تکیہ کئے بیٹھی تھی اور بے اصل توہمات کے چکّر میں پھنسی ہوئی تھی منجملہ دیگر صداقتوں کے اِس مہتم بالشان اسلامی صداقت کو آشکار کرنے کی غرض سے من جانب اللہ تشریف لائے تھے کہ الہامِ الٰہی کی روشنی کے بغیر عقل خود دیکھنے اور راستہ دکھانے سے عاری ہے، جب عقل کو الہامِ الٰہی کی روشنی میسر آتی ہے تبھی وہ انسان کو راستہ دکھانے اور منزلِ مراد تک پہنچانے کے قابل ہو سکتی ہے۔ محض عقل پر ہی بھروسہ کر کے طبعزاد تصوّرات اور خشک تخیلات پر حصر کرنا ایک اندھے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اُس کے پیچھے چلنے کے مترادف ہے جس کا انجام بجز اِس کے اَور کیا ہو سکتا ہے کہ انسان کسی گڑھے، کنویں، کھائی یا کھڈ میں جا گرے اور اپاہج ہو کر بیٹھ رہے۔ آپ نے اِس اسلامی صداقت کو بڑی شدّ و مد کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کیا اور اِس طرح اسے فلاح کی حقیقی راہ سے از سرِ نو سرفراز فرمایا۔ ہم اس تعلق میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجد آفریں تحریرات میں سے ایک نہایت ہی پُرمعارف اور بصیرت افروز تحریر پر اپنی اِن معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام حقیقی فلاح کے ضمن میں عقل اور الہام کے اشتمال کی عظیم الشان برکات کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرات! تم خوب سوچ کر دیکھ لو کہ الہام کے بغیر نہ یقینِ کامل ممکن ہے نہ غلطی سے بچنا ممکن، نہ توحیدِ خالص پر قائم ہونا ممکن، نہ جذباتِ نفسانیہ پر غالب آنا حیّز امکان میں داخل ہے۔ وہ الہام ہی ہے جس کے ذریعہ سے خدا کی نسبت "ہے" کی دُھوم مچی ہوئی ہے اور تمام دنیا ہست ہست کر کے اس کو پکار رہی ہے۔ وہ الہام ہی ہے جو ابتداء سے دِلوں میں جوش ڈالتا آیا کہ خدا موجود ہے۔ وہی ہے جس سے پرستاروں کو پرستش کی لذّت آتی ہے۔ وہی ہے جس سے کروڑہا عارفوں نے بڑی استقامت اور جوشِ محبتِ الٰہی سے اس مسافر خانہ کو چھوڑا ہے۔ وہی ہے جس کی صداقت پر ہزارہا شہیدوں نے اپنے خُون سے مُہریں کر دیں۔ ہاں وُہی ہے جس کی قوّتِ جاذبہ سے بادشاہوں نے فقر کا جامہ پہن لیا۔ . . . وُہی آخری دم کا یار اور نازک وقت کا مددگار ہے لیکن فقط عقل کے پردے سے جس قدر دُنیا کو ضرر پہنچا ہے وہ کچھ پوشیدہ نہیں۔ بھلا تم آپ ہی بتلاؤ کس نے افلاطون اور اس کے توابع کو خدا کی خالقیت سے منکر بنایا؟ کس نے جالینوس کو رُوحوں کے باقی رہنے اور جزاء سزا کے بارہ میں شک میں ڈال دیا؟ کس نے تمام حکیموں کو خدا کے عالم بالجزئیات ہونے سے انکاری رکھا؟ کس نے بڑے بڑے فلاسفروں سے بُت پرستی کرائی؟ کس نے مورتوں کے آگے مرغوں اور دُوسرے حیوانات کو ذبح کرایا؟ کیا یہی عقل نہیں تھی جس کے ساتھ الہام نہ تھا؟" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۵۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

الغرض محض عقل نہیں بلکہ عقل اور الہام کا باہمی اشتمال ہی انسان کے شرف اور اس کی فلاح و نجاح کا اصل مدار علیہ ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فحاشی اور بے راہ روی کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم محمد عاصم صاحب حلیم معلم وقف جدید

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں امتِ محمدیہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔۔

(آل عمران آیت ۱۱۱)

یعنی تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ نیکی ٹھہراؤ کا نام نہیں یہ ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے۔ اگر اس میں پھیلاؤ اور وسعت پیدا نہ کی جائے تو ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسلام کی نگاہ میں کامل اور حقیقی مسلمان وہ ہے جو دوسروں کو بھی نیک بنانے کی تڑپ رکھتا ہو۔ چنانچہ سورۃ العصر میں ارشاد ہے:۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یعنی۔ زمانے پر غور کرو یقیناً انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان کے جو ایمان لائے اور مناسب حال عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر (ثابت قدمی) کی تلقین کی نیکی کی تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ اسے بدی کی یورشوں سے محفوظ کر دیا جائے ہر مسلمان اسلام کا مبلغ ہے۔ اس کو اپنی طاقت کے مطابق اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیئے جب تک قوم میں برائی کو روکنے والے افراد ہوں اسمیں ہمیشہ نیکی زندہ رہتی ہے۔ ملت کی ذمہ داریاں اجتماعی ہوتی ہیں خود صرف اپنی اصلاح کر کے فرض سے سبکدوش نہیں ہونا کیونکہ اسکی زندگی ملت سے وابستہ ہوتی ہے دوسرے خیر و شر میں حصہ دار ہوتا ہے اسلئے جو شخص نیکی سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے ماحول سے برائی کو دور کرے اور نیکی پھیلائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (المسلم)

یعنی جو تم میں کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے دور کرے اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے ہی اس کو روک دے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم اسے دل سے ہی برا جانے۔ مگر یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے پھر فرماتے ہیں:۔

"قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تمہیں نیکی کی ضرور ہدایت کرنی ہوگی اور برائی سے روکنا ہوگا۔ ورنہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے۔ پھر تم اسے پکارو گے اور تمہیں کوئی جواب نہیں ملے گا"

(ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب لوگ کوئی غیر شرعی بات دیکھیں اور اسے درست نہ کریں تو عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب عام کر دے"

"جب بنو اسرائیل گناہوں میں پڑنے لگے تو ان کے علماء نے انہیں روکا وہ نہ رکے تو وہ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے تو اللہ نے ان کے دل باہم ملا دئے اور اللہ نے داؤد اور عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کر دی۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔

(ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے متعلق فرمایا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ۔

المومنون آیت ۲ تا ۶

یعنی کامل مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ مومن جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے (اور دور رہتے ہیں) جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۔۔۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۔۔۔۔۔ الخ

(سورۃ النور آیت ۳۱ و ۳۲)

اسلامی اصول کی فلاسفی میں ان دو آیات کا ترجمہ اور تشریح یوں بیان کی گئی ہے:۔

"ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ (اپنی) آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ (یعنی نیچی) نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں۔ یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے، ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچاویں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچاویں یعنی ان کی پرشہوات آوازیں نہ سنیں۔ اور اپنی ستر کی جگہوں کو پردہ میں رکھیں اور اپنے زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ہر قسم کی ٹھوکر سے بچاتی ہے۔۔۔۔ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے خلقِ احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتا دئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا، کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا، نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ہر ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر علاج نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ ۔۔۔۔ اس جگہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے صرف اسلام سے ہی خاص ہے۔۔۔۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بے گانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے نہیں۔ بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں، نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا کہ ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں سو چونکہ خدا چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور کان اور ہمارے خطرات سب پاک ہوں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی"

(صفحہ ۴۸ تا ۵۱)

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔

یعنی لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں (اپنا) روپیہ ضائع کر کے) جو فضول اور کھیل تماشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی غافل کر دینے والی باتیں اختیار کر لیتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکیں اور اس یعنی اللہ کے راستہ کو ہنسی کی جگہ بنا لیتے ہیں ان لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب مقدر ہے۔

اس آیت میں لَهْوَ الْحَدِيثِ اختیار کرنے کی مخالفت آئی ہے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم لَهْوَ الْحَدِيثِ سے گانا مراد ہے آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی اور حضرت حسن بصریؒ کا بھی یہی قول ہے کہ یہ آیت گانے بجانے کی ممانعت میں نازل ہوئی۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ طبع مصر)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اغراض بعثت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَّهُدًى لِّلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ وَالْقَيْنَاتِ ..... الخ

(مسند احمد بن حنبل ص۲۵۸)

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہادی بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا (گیا) کہ میں مزامیر اور قینات یعنی بربط اور گانے بجانے والے آلات کو مٹا دوں ..... چنانچہ گانے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

أَنْبَتَ الْغِنَاءُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔

بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الادب فی البیان

یعنی گانا (اور راگ) دل میں اسی طرح نفاق (اور گناہ) پیدا کرتا ہے۔ جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ آپ آخری زمانہ میں پھیلنے والی برائی اور گناہ میں غرق ہونے والی اپنی امت کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

يَمْسَخُ مِنْ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِيرَ الخ

یعنی آخری زمانہ میں میری امت کے بعض لوگ اور خنزیروں کی صورت میں مسخ ہو جائیں گے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دیتے ہونگے اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں فرمایا۔ ہاں کہا گیا۔ پھر ان کے مسخ ہونے کی کیا وجہ ہوگی۔ فرمایا وہ گانے بجانے والے آلات اور گانے بجانے والی عورتوں ڈھول باجوں میں مصروف ہوں گے اور شراب پئیں گے اور شرابی ہونے اور لہو ولعب کی حالت میں رات بسر کریں گے اور صبح ایسی حالت میں ہوں گے کہ وہ مسخ ہو کر بندر اور سؤر بن جائیں گے (یعنی رقص و سرور اور شراب اور گانوں میں مست رہنے کی وجہ سے ان کے اخلاق رذیل ہو جائیں گے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعوےٰ اور لاف وگزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے جو لوگ تجویز سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسا کہ چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ ایک قوم لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل روگردانی ہے۔ تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص۱۰۱)

گذشتہ تیرہ سو سال میں جو تباہی مسلمانوں پر آئی وہ زیادہ تر گانے بجانے کی وجہ سے ہی آئی۔ اندلس کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئی۔ مصر پر جب سلطان صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ گانے بجانے میں مستغرق تھا۔ اسی طرح مغلوں کی حکومت ہندوستان میں تھی۔ جب انگریز چالاکی سے ان پر حملہ آور ہوئے تو مغل بادشاہ کے حضور گانا بجانا ہو رہا تھا۔

مغربی تقلید کی وجہ سے جو مخرب الاخلاق امراض ہو گئے ہیں ایڈز سیفلس اور ٹیبیز وغیرہ کا مرض عام ہو گیا ہے جو تباہ کن اثرات پیدا کر رہے ہیں اور اسکے ساتھ ہی اخلاق پر برا اثر پیدا کرنیوالی چیز ریڈیو اور ٹیلیویژن بھی ہے۔ جبکہ ان دونوں کا بے محل استعمال ہو اور پھر نامحرم عورتوں کی تصاویر اور عریانی کی تشہیر خصوصاً نوجوان طبقہ میں برے اثرات پیدا کر کے گناہ اور ظلم کی طرف مائل ہو کر ملک اور قوم کو ہلاکت و تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بدیں سوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قبل اس کے (کہ) خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو ..... اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے .....

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سیڑھیوں کو اپنے گھروں میں بند کر دینگے۔ دعا کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ اور حقیقتاً جو جہاد کے معنی ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو ہمارے گھروں میں قائم ہو۔ ہمارے دلوں میں قائم ہو ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو اور ملک غرض سے کہ شیطان کیلئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے"۔

(خطبہ الفضل ۲ روفا ۱۳۵۱ ہش)

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری علم الدین صاحب مرحوم

آف ویڑھ ضلع شیخوپورہ

(مکرم شریف احمد صاحب ویڑھوی - باندھی سندھ)

ایک نہایت ہی بزرگ خاتون محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری علم الدین صاحب مرحوم آف ویڑھ چک نمبر ۲۹ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۳ ۲ کو بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی حقیقی خالہ اور آپ کے سگے چوہدری علم الدین صاحب مرحوم اہلیہ تھیں مرحومہ اپنے سارے گاؤں میں چھوٹی ماں جی کے نام سے مشہور تھیں تہجد گذار تھیں غریبوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں تمام چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں ان پڑھ ہونے کے باوجود الفضل بھی منگواتی تھیں تاکہ جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ مرحومہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ان کے بعض بھائی اور بھتیجے احمدی ہو گئے تو انہیں بڑی خوشی ہوئی۔ اپنی اس خوشی کا ذکر اکثر کرتیں۔ مرحومہ خود غالباً ۱۹۲۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئیں آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ مگر آپ اپنے سب عزیزوں اور عزیزوں کو اپنے بچے سمجھتی تھیں۔ بچے سمجھ کر پرورش کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے گاؤں میں امانتاً دفن کیا گیا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ماہنامہ انصار اللہ

- مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دینی۔ علمی اور تربیتی رسالہ!
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ملفوظات، نامور اہل قلم حضرات کے بلند پایہ مضامین کا مجموعہ!
- قیمت اصل لاگت سے کم — صرف آٹھ روپے سالانہ

اس کی مستقل خریداری قبول کر کے تربیت نفس کے اس اہم ذریعہ سے مستفیض ہوں

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!... ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو، ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(سیرِ روحانی جلد سوم صفحہ ۲۸۶-۲۸۷)

جو نوجوان حضورؓ کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے تحت اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

وقفِ عارضی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :-

"جو منصوبہ میں نے اس وقت جماعت کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے وہ تربیتی میدان کا منصوبہ ہے۔ ہمیں اس پر عمل کر کے سب جماعتوں اور سارے احمدیوں کو تدبیر اور دعا کے ذریعہ سے چست کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وما توفیقی الا باللہ۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب کو چاہیئے کہ اس نہایت نیک کام کے لئے اپنے اوقات میں سے دو ہفتے کا عرصہ ضرور وقف فرمائیں تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تربیتی منصوبہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچے اور اجر و ثواب بھی حاصل ہو۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

پتہ درکار ہے

میر بشیر احمد صاحب کشمیری ولد میاں نظام الدین صاحب ساکن ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ یکم جون ۱۹۴۸ء کو قادیان سے وصیت کی تھی۔ اُس وقت وہ قادیان میں بطور درویش مقیم تھے ۱۹۵۲ء میں بعد دہلی میں مقیم تھے۔ ضروری خط و کتابت کیلئے اُن کا پتہ درکار ہے۔ اگر جو خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

محترم شیخ صالح محمد صاحب آف ممباسہ (افریقہ) مؤرخہ ۱۸ جون ۱۹۷۵ء کو پریسٹن (انگلینڈ) میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک سچے خادم کی حیثیت سے زندہ رہے۔ دنیاوی رشتوں میں وہ ایک وفادار خاوند، شفیق باپ اور مخلص دوست تھے۔ ان کی چھوٹی بیگم محترم مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی آف لاہور کی صاحبزادی ہیں جن کے بطن سے دو لڑکے اور ایک لڑکی عزیزہ نسرین صاحبہ ہیں جو میرے برادرِ نسبتی مکرم مرزا غلام احمد صاحب چغتائی آف لندن کی اہلیہ ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی محترم شیخ فتح محمد صاحبؓ کے بیٹے اور خود بھی صحابی تھے اور مشرقی افریقہ میں بہت عرصہ تک جماعت احمدیہ کے روحِ رواں رہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نور احمد عابد۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

ماہنامہ **خالد** ربوہ

ماہنامہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرتِ صحابہؓ اور بزرگانِ سلف۔ علماء جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین۔ ادب، سائنس، زراعت، شکاریات، سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین، جماعت کی تبلیغی مساعی، سوال و جواب۔ شعراء جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام، خدام بھائیوں کے اپنے مضامین۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔ کیا آپ اپنے اس رسالہ کے خریدار ہیں؟ اگر خریدار نہیں تو ابھی مبلغ ۱۲ روپے سالانہ کے بارہ پرچوں کی قیمت بذریعہ منی آرڈر مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ کے نام بھجوا کر اپنے نام اس شاندار رسالہ کا اجراء کروا کر استفادہ فرمائیں۔

مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ

قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس اطفال الاحمدیہ کی فہرست تجنید جلد مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

هُوَ الشَّافِی

گل گھوٹو

(یعنی جانوروں کا خناق) اکسیر

گل گھوٹو کی چند (۴ تا ۸) خوراکوں سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

"خناق روک" کی ایک ایک خوراک وباء کے علاقہ میں ہر جانور کو کھلا دی جائے تو بفضلہ تعالیٰ جانور گل گھوٹو سے محفوظ رہیں گے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۲۰۶

گم شدہ گھڑی

میری کلائی کی گھڑی ویسٹ اینڈ واچ محلہ دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال سے گول بازار آتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملی ہو مجھ کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں

محمد رفیع ناصر

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

قائدین اضلاع! اپنے ضلع کی تمام مجالس کی وصولی کا جائزہ لیکر رپورٹ فرماویں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۳۰/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

اُمراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

زمیندار جماعتوں کو مستعد بنانے کیلئے خاص جدّوجہد کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر تبلیغ / فروری ۱۳۵۴/۱۹۷۵ میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔"

(مطبوعہ الفضل ربوہ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

اجناس کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے زمیندار اصحاب کی آمد میں خدا کے فضل سے خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور زیادہ قربانی پیش کرنے کا احساس دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ تمام لجنات کو تیاری کرنے کے لئے ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ جس لجنہ کو یہ ہدایات نہ ملی ہوں وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی اس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ جو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور ترقی کے متعلق ہوں۔

تجاویز پندرہ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

تقریب رخصتانہ

بتاریخ ۶ر وفا (۶ر جولائی ۱۹۷۵ء) ۱۳۵۴ ہش بروز اتوار بعد نماز عصر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے صدر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ انچارج خلافت لائبریری کی صاحبزادی محترمہ نعیمہ صدیق صاحبہ بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۹ر دسمبر ۷۴ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مکرم حمید اللہ خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ابن مکرم چوہدری رحمت اللہ خان صاحب سے بعوض مبلغ -/۵،۰۰۰ حق مہر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ بڑی تعداد میں شامل ہوئے جن میں متعدد افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی موجود تھے۔ تقریب کا آغاز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس منظوم کلام میں سے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

امتحان کمپارٹمنٹ جامعہ احمدیہ

الفضل میں سالانہ امتحان جامعہ احمدیہ کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ جن طلبہ کی کسی مضمون میں کمپارٹمنٹ ہے ان کا امتحان اگست ۷۵ء کے آخری عشرہ میں ہوگا۔

کمپارٹمنٹ کے امتحان کا صرف ایک ہی موقع ملے گا اور یہ پاس کئے بغیر اگلے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

برسات کا موسم اور شجرکاری

زعماء کرام انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ باقاعدہ پروگرام کے تحت اس طرف توجہ فرما کر زیادہ سے زیادہ پھل دار اور سایہ دار درخت لگائیں گے نیز اس بات کی فوری اطلاع دیں گے کہ گزشتہ شجرکاری کے موسم میں کس قدر پودے لگائے گئے تھے اور اب تک ان میں سے کس قدر پودے محفوظ ہیں۔ محض پودے لگا دینا ہرگز کافی نہیں۔ اصل چیز اُن کی باقاعدہ دیکھ بھال کر کے اُن کو پروان چڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان موسم خزاں ۲۶ر اگست سے شروع ہوگا۔

(۱) فیل شدہ امیدوار ۳۱ر جولائی تک بغیر لیٹ فیس کے اور ۳۰ر جولائی تک دوگنی فیس کے ساتھ داخلہ بھجوا سکتے ہیں۔

(۲) تیسرے اور پرائیویٹ امیدوار ۱۵ر جولائی تک اپنے داخلہ فارم بھجوا سکیں گے

ہیڈ ماسٹر
گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ماہ جولائی میں مطالعہ کے لئے کتاب آسمانی فیصلہ مقرر ہے۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)